حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

۸

ایمان بالرُّسُل

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڈھ مسلم یونیورسٹی

رسولوں پر ایمان رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر اللہ نے "رسول" بھیجے وہ سب برحق اور فرائضِ منصبی کی ادائیگی میں معصوم تھے۔ ان پر ایمان کے بغیر نہ اللہ کی صحیح معرفت ہوتی اور نہ اصلاح و تزکیہ کے پروگرام سے واقفیت ہوتی ہے۔ کیونکہ معرفت اور پروگرام کے لئے جس قسم کے علم و ادراک اور عملی کمال کی ضرورت ہے وہ رسولوں کے علاوہ کسی اور کو نہیں حاصل ہوتا۔

رسول اور نبی میں کوئی فرق نہیں ہے عہدہ و منصب کے لحاظ سے دونوں ایک ہیں۔ اور اس موقع پر یہی مقصود ہے۔ عام طور سے دونوں کے درمیان جو مختلف فرق بیان کئے جاتے اور کتابوں میں موجود ہیں تحقیق و تلاش کے باوجود ان کی بنیاد قرآن کی کسی آیت یا صحیح حدیث پر نہ مل سکی۔ اس بنا پر فرق کی تفصیلات کو قصداً نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

رسول کی تحقیق رسول کی لغوی و اصطلاحی تحقیق یہ ہے:

رسول، رسالت سے ہے۔ لغت میں جس کے معنی بھیجنا۔ اور اصطلاحی معنی۔

سفارۃ العبد بین اللہ وبین ذوی العقول لیزیل بہا عللہم ویعلمہم ما قصرت عنہ عقولہم من مصالح الدنیا والاٰخرۃ [1]

اللہ اور عقل والوں کے درمیان سفارت ہے تاکہ اللہ اس کے ذریعہ ان کی بیماریاں زائل کر دے اور دنیا و آخرت کی جن مصلحتوں کے سمجھنے میں ان کی عقلیں ناکام ہیں ان کی اطلاع دے۔

رُسُل۔ رسول کی جمع ہے جس کے لغوی معنی

الذی یتابع اخبار الذی بعثہ [2]

وہ شخص جو اپنے بھیجنے والے کی خبروں کی اتباع کرتا ہے۔

لیکن یہاں وہ "رسول" مراد ہیں جن کو اللہ نے اپنی معرفت اور اصلاح و تزکیہ کے پروگرام کے ساتھ بندوں کی اصلاح وہدایت کے لئے بھیجا۔

انسان بعثہ اللہ الی الخلق لتبلیغ الاحکام [3]

وہ انسان جس کو اللہ نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا۔

آیتیں اور حدیثیں | قرآن حکیم میں مختلف پیغمبروں کی زبانی یہ الفاظ ہیں:

ولکنی رسول من رب العلمین (الاعراف ع ۸)

لیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔

وقال موسیٰ یٰفرعون انی رسول من رب العلمین (الاعراف ع ۱۳)

موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔

---

[1] عبد النبی احمد نگری، دستور العلماء، ج ۲ الراء مع السین۔

[2] ابن منظور۔ لسان العرب فصل الراء حرف اللام۔

[3] شریف علی بن محمد جرجانی۔ کتاب التعریفات باب الراء۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ع ۱۵) — محمدؐ تو ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا رسول اللہ بعثنی الی العباد ادعوھم الی ان یعبد و اللہ ولا یشرکوا بہ وانزل علیّ کتاب۔ (مسند احمد بن حنبل ج۵ حدیث محمود بن لبید) — میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو اس نے بندوں کی طرف بھیجا میں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے اوپر کتاب اتاری گئی۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے فرمایا:

واللہ انّی رسول اللہ وان کذبتمونی (بخاری ج کتاب الشرط) — خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھ کو جھٹلاؤ۔

نبی کی تحقیق | "نبی" کی لغوی و اصطلاحی تحقیق یہ ہے:

"نبی" نباء سے ہے جس کے معنی خبر اور نبی کے معنی خبر دینے والے کے ہیں لیکن ہر خبر کو "نباء" نہیں کہتے بلکہ جس سے یہ تین باتیں حاصل ہوں وہ "نباء" ہے۔

۱۔ عظیم فائدہ
۲۔ یقین یا
۳۔ غلبۂ ظن [۱]

بعض علماء لغت نے "نبی" کا مادہ نَبُوَۃ تسلیم کیا ہے جس کے معنی رفعت و بلندی ہیں۔

وسمّی نبیّا الرفعۃ محلہ عن سائر النّاس۔ [۲] — نبی کا مقام تمام لوگوں سے بلند ہوتا ہے اس لئے اس کو "نبی" کہتے ہیں۔

۲،۱ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن نباء۔ نبی۔

رسالت کی طرح نبوّۃ بھی سفارۃ ہے۔

سفارۃ بین اللہ وبین ذوی العقول	دنیاء وآخرت کے معاملہ میں بندوں کی
من عبادہ لازاحۃ عللھم	بیماریاں دور کرنے کے لئے اللہ اور
فی امر معادھم ومعاشھم ۱؎	عقل والوں کے درمیان سفارت ہے۔

"نبی" کے اصطلاحی معنی وہی ہیں جو رسول کے ہیں۔

انسان بعثہ اللہ تعالیٰ الی الخلق	وہ انسان جس کو اللہ نے تبلیغ احکام کے
لتبلیغ الاحکام ۲؎	لئے مخلوق کی طرف بھیجا۔

دونوں کے اطلاق میں بھی کوئی فرق نہیں ہے:

ثم المعروف فی الشرع اطلاق	شریعت میں رسول اور نبی کا اطلاق ہر اس
الرسول والنبی علی کل من اُرسل	شخص کے بارے میں مشہور ہے جو مخلوق کی
الی الخلق ۳؎	طرف بھیجا جاتا ہے۔

آیتیں اور حدیثیں | قرآن حکیم میں ہے:

فبعث اللہ النبیّین مبشرین	پھر اللہ نے نبی بھیجے خوشخبری سنانے والے
ومنذرین وانزل معھم الکتب	اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ
بالحق۔ (البقرہ رکوع ۲۶)	سچی کتاب اتاری۔

حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت نوحؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت الیسعؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت لوط علیہ السلام کے ذکر کے بعد قرآن حکیم میں ہے۔

۱؎ راغب اصفہانی المفردات فی غرائب القرآن نباء - بنی ۲؎ عبد النبی احمد نگری - دستور العلماء ج ۳ النون مع الباء ۳؎ ابوالبقاء الحسینی کتاب الکلیات فصل النون۔

اولٰئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ (الانعام رکوع ۱۰)
یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب فہم (قوت فیصلہ) اور نبوۃ عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ (الاحزاب رکوع ۱)
اے نبی اللہ سے ڈریئے اور کافروں و منافقوں کی اطاعت نہ کیجئے۔

عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

انی سائلك عن ثلث لا یعلمھن الا نبی [۱]
میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

نبیوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے:

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم نائمۃ عیناہ ولا ینام قلبہ و کذلك الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم [۲]
نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں اور آپ کا دل نہ سوتا تھا اسی طرح تمام نبیوں کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن ان کا دل نہ سوتا تھا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجلٍ بنیٰ دارًا فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنۃ [۳]
میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے گھر بنایا اس کو مکمل ومزین کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔

تحقیق طلب بات | عہدہ ومنصب کے لحاظ سے فرق نہ ہونے کے باوجود یہ بات اپنی جگہ اہم

---

[۱] بخاری ج ا کتاب الانبیاء باب خلق آدم الخ [۲] بخاری ج کتاب المناقب باب کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عینہ ولا ینام قلبہ [۳] ایضاً باب خاتم النبیین۔

ہے کہ قرآن حکیم نے رسول اور نبی کے دو لفظ کیوں استعمال کئے ہ کہیں واؤ کے ساتھ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبیّ ۔ (الحج رکوع ۷) اور کہیں واو کے بغیر مثلاً حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں ہے وکان رسولا نبیا (مریم رکوع ۴)۔ یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے فامنوا باللہ ورسولہ النبیّ الامّی ۔ (الاعراف رکوع ۲۰) اس کے لئے سیاق وسباق اور محل استعمال میں غور کرکے مستقل تحقیق کی ضرورت ہے ۔ اسی طرح ائمہ لغت نے رسول ونبی کے درمیان عام وخاص کی نسبت قائم کی ہے ۔

والرسول اخص من النّبی	رسول نبی سے خاص ہے کیونکہ ہر
لان کل رسول نبی ولیس کل	رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول
نبی رسولاً [1]	نہیں ہے ۔

نبوّت کی بحث کے چار حصّے اس نسبت کی بنیاد بھی قرآن وحدیث میں تلاش کرنے کی ضرورت ہے جس کا یہ موقع نہیں ہے ۔

ذیل میں نبوۃ ورسالت کی بحث کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ اس کو قریب الفہم بنانے میں سہولت ہو :

۱۔ تخم نبوّت
۲۔ قرب نبوّت
۳۔ وقت نبوّت اور
۴۔ ختم نبوّت

ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

۱ ـــــــ تخم نبوّت :۔

رسول اور نبی کا نفسیاتی تجزیہ نفسیاتی بنیادوں کے لحاظ سے رسول ونبی کا تعلق نزاع وکشمکش

---

[1] ابن منظور ۔ لسان العرب ، فصل النون حرف الہمزہ ۔

والی پہلی شکل سے ہے۔ جس میں اعلی انسانی (نورانی) بنیاد اور قوی حیوانی بنیاد ہوتی ہے، اسی بناء پر ان کی زندگی میں وہ خواص و اثرات ظاہر ہوئے جو اس نوع کا خاصّہ ہیں۔ مثلاً عزم و ہمت میں پختگی و بلندی۔ اونچے درجے کے کاموں پر نظر۔ اعلی درجہ کے مناصب و مقامات اور عمدہ قسم کی رہنمائی و پیشوائی وغیرہ۔ اور اسی بناء پر قرآن و حدیث میں ان کو بشر کہا گیا مثلاً:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (ابراہیم ۲۴)	ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ نہیں ہیں ہم مگر تمہارے جیسے بشر۔
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (مریم رکوع ۱۲)	آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ہی جیسا بشر ہوں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ قد صدق واقضی لہ بذلک فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیاخذھا او فلیترکھا [۱]	میں بشر ہی ہوں میرے پاس مقدمہ کا "فریق" آتا ہے ممکن ہے تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو، میں اس کو سچا سمجھ کر اس کے حق میں فیصلہ کردوں، جس کے لئے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کیا گیا وہ یہ سمجھ لے کہ آگ کا ٹکڑا ہے پھر چاہے اس کو لے لے اور چاہے اس کو چھوڑ دے۔

صحابہؓ نے کہا:

اتکتب کل شئی تسمعہ ورسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا [۲]	کیا تم ہر چیز کو لکھتے ہو جس کو سنتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں غصہ اور خوشی کی حالت میں کلام کرتے ہیں۔

---

[۱] بخاری ج ۱ ابواب المظالم باب قول اللہ وھو الد الخصام [۲] ابوداؤد اول کتاب العلم، کتابۃ العلم

۲- تخمِ نبوّت:-

لیکن ان بنیادوں کے امتزاج وترکیب سے رسولوں اور نبیوں کا جو "جوہرِ انسانیت" وجود میں آیا اس کا آرگنائزیشن ابتداء ہی سے اس نوع کے دوسرے انسانوں سے مختلف تھا، پھر اس کو خارج سے نورانی شعاعوں کے ذریعہ اتنی "نورانی قوت" پہونچائی گئی کہ جوہر انسانیت کی انسانی (نورانی) اور حیوانی بنیادوں کے تناسب میں تبدیلی ہوگئی اس زائد "نورانی قوت" کو ہم "تخمِ نبوّت" کہیں گے۔ رسولوں اور نبیوں سے نبوّت ورسالت کا عہد اسی تخم سے لیا گیا تھا۔

واذ اخذنا من النّبیین میثاقھم	اور جب ہم نے نبیوں سے آپؐ سے
ومنك ومن نوح وابراھیم	اور نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، اور
وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم و	عیسیٰؑ ابن مریم سے ان کا عہد لیا اور
اخذنا منھم میثاقاً غلیظا[1]	ان سب سے پکا عہد لیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں غالباً اسی طرف اشارہ ہے۔

صحابہؓ نے سوال کیا:

یا رسول اللہ متیٰ وجبت لك	اے اللہ کے رسولؐ آپ کے لئے نبوت
النّبوۃ قال وآدم بین الرّوح	کب ثابت ہوئی، آپؐ نے فرمایا جب کہ
والجسد۔[2]	آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ایک مثال کے ذریعہ وضاحت | اس کی مثال ایسی سمجھئے کہ جس طرح برقی ومقناطیسی لہروں کے ڈالنے سے دماغی سیلون کی برقی اکٹویٹی میں تبدیلی کی جاسکتی ہے جو سیل کے مثبت و منفی چارج کے تناسب میں تبدیلی سے رونما ہوتی ہے، اسی طرح نورانی شعاعوں کے ڈالنے سے رسول اور نبی کے علمی وعملی اکٹویٹی میں تبدیلی کی گئی تھی جو جوہرِ انسانیت کے مثبت و

[1] الاحزاب ۷ [2] ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

منفی (نورانی وحیوانی بنیاد) چارج کے تناسب میں تبدیلی سے رونما ہوئی تھی جس کی طرف اشارہ اس حدیث میں موجود ہے۔

مامنکم من احد الا وقد وکل بہ	تم میں ہر ایک کا ہمنشیں جن (شیطان)
قرینہ من الجن قالوا وایاك	ہے صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ کا بھی اے
یا رسول اللہ قال وایای الا	اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا میرا بھی
ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم	ہے لیکن اللہ نے میری مدد کی اور وہ میرا
فلا یاءمرنی الا بخیر [1]	مطیع ہوگیا۔ اب وہ صرف خیر و بھلائی کی
	ترغیب دیتا ہے۔

ایک شبہ کا جواب اس سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ "سائنس" جوہر انسانیت میں تبدیلی سے رسول اور نبی بنا سکتی ہے؟ کیونکہ جسم انسانی میں جس حد تک اس کی رسائی ہوتی ہو اسی میں کارگذاریاں اس کی حد درجہ محدود ہیں۔ مثلاً اوپر کی مثال میں دماغی سیلون کا "آرگنائزیشن" ہر انسان میں یکساں نہیں ہوتا بلکہ پیدائشی طور پر مختلف ہوتا ہے (جس میں انسان کو کوئی دخل نہیں ہے) اس لئے برقی ومقناطیسی لہروں کے ڈالنے سے یکساں تبدیلیاں بھی نہیں کی جاسکتی ہیں۔ سائنس کی رسائی جوہر انسانیت تک ابھی نہیں ہوسکی نورانی شعاعیں (جو اس پر ڈالی گئی تھیں) بھی اس کے دسترس سے باہر ہیں پھر رسول اور نبی کے جوہر انسانیت کا آرگنائزیشن دوسرے تمام انسانوں سے مختلف تھا اس لئے نورانی شعاعوں کے ڈالنے سے کسی اور انسان میں نہ ویسی تبدیلی کا سوال پیدا ہوتا اور نہ تبدیلی کے نتیجہ میں ویسی علمی وعملی اکٹویٹی کے ظہور کی گنجائش نکلتی ہے۔ مذکورہ مثال نبوت ورسالت کو محض قریب الفہم بنانے کے لئے دی گئی ہے کوئی اور تشبیہ مقصود نہیں ہے۔

۲ ——— قرب نبوت:

---

[1] مسلم صفات المنافقین۔ باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ الخ

رسولوں اور نبیوں کی پیدائش کے بعد تخم نبوّت کی تربیت و پرورش کا انتظام کیا گیا جس کی ہر ایک کے مناسب حال دو شکلیں تھیں۔

تخم نبوّت کی تربیت کی پہلی شکل

ا۔ وقتاً فوقتاً نورانی شعاعیں مناسب انداز سے ڈالی جاتی رہیں جس کے سایہ میں "تخم" کی پرورش ہوتی رہی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ آیت ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ [۱] کیا ہم نے آپؐ کا سینہ نہیں کھول دیا۔

شرحِ صدر اور سینہ کھولنے کی ایک تعبیر حدیثوں میں شقِّ صدر (سینہ چیرنا) سے کی گئی ہے۔

ان رسول اللہ اتاہ جبریل	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچّوں کے ساتھ
وھو یلعب مع الغلمان فاخذہ	کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرئیل آئے اور
فصرعہ وشق عن قلبہ فاستخرج	آپؐ کو لٹا کر قلب کی جانب شگاف لگایا
القلب ثم شق القلب فاستخرج	اور قلب نکال کر اس کو چیرا اس سے جما ہوا
منہ علقۃ فقال ھذا حظ الشیطان	خون (کثافت) نکال کر کہا کہ یہ آپؐ کے
منک فال فغسلہ فی طشت من	اندر شیطان کا حصّہ تھا، پھر سونے کے
ذھب من ماء زمزم ثم لأمہ	طشت میں رکھ کر اس کو آبِ زمزم سے دھویا
ثم اعادہ فی مکانہ [۲]	اور باندھ کر اس کو اسی جگہ لوٹا دیا۔

ہمارے خیال میں شرحِ صدر اور شقِ صدر کی تعبیر میں نورانی شعاع اور اس کے اثرات کی ہیں۔

یہ شرحِ صدر اس شرحِ صدر سے مختلف ہے جو قرآن حکیم کی اس آیت میں ہے:

فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح	جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا
صدرہ للاسلام [۳]	سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

---

[۱] سورہ الم نشرح ع ۱ [۲] مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۴۹ حدیث انس بن مالکؓ [۳] الانعام ع ۱۵

کیونکہ یہ نبوت کے لئے شرح صدر ہے جس سے مادّی کثافتوں کا بوجھ نکال کر کارِ نبوّت کے لائق بنانا مقصود ہے جیساکہ آگے کی آیت میں اشارہ ہے :

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىٓ	اور آپؐ کے اوپر سے آپؐ کا بوجھ اُتار دیا
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۔ (الم نشرح ۱۷)	جس نے آپ کی کمر کو توڑ رکھا تھا ۔

جب کہ دوسروں کا شرح صدر" اسلام "کے لئے ہے ۔ پھر حدیث میں "شق صدر" کی جو تشریح ہے اس سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں کے شرح صدر میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔

نبوّت سے قبل شعاع ڈالنے کا ذکر اس حدیث میں بھی ہے :

اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پندرہ
بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع	سال ٹھہرے ۔ سات سال آواز سنتے اور
الصوت ویری الضوء سبع	روشنی دیکھتے رہے اور کچھ نہ دیکھتے تھے
سنین ولا یری شیئا وثمان	اور آٹھ سال آپؐ کی طرف وحی کی
سنین یوحیٰ الیہ ۔ [1]	جاتی رہی ۔

تربیت کی دوسری شکل رسولوں اور نبیوں کو پیدائش کے بعد اور قبل نبوّت ان مراحل سے گذارا جاتا رہا جس سے تخم نبوّت کو غذاء و قوت پہونچتی رہی مثلاً حضرت ابراہیمؑ کا نبوت سے پہلے آسمان و زمین کے خالق کی تلاش سورج، چاند، ستاروں میں غور و فکر، حضرت اسمٰعیلؑ کی خاص انداز میں پرورش مقدس سفر کے لئے تیاری باپ کے خواب کو عملی جامہ پہنانے پر آمادگی ۔ حضرت اسحٰقؑ کی جانشینی اور مسجد کی پاسبانی حضرت یوسفؑ کی آزمائش پاکدامنی اور صبر و شکر ۔ حضرت موسیٰؑ کی خاص طریقے سے پرورش، حفاظت اور فرعونیوں سے تن تنہا مقابلہ ۔ حضرت عیسیٰؑ کی بچپن ہی سے سعادت مندی و سلامت روی اور زاہدانہ

[1] مسلم کتاب الفضائل باب کم اقام النبی صلعم بمکہ والمدینۃ و مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۶۶ عن ابن عباسؓ

زندگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت، اخلاقِ حسنہ اور مراسمِ شرک سے پرہیز وغیرہ ۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روزہ کی حالت میں کوہِ طور پر رہنا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھ کر سنسان جنگل میں عرصہ تک رہنا خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت سے پہلے غارِ حراء میں تنہا قیام، فکر و مراقبہ اور عبادت و ریاضت وغیرہ سب تخمِ نبوّت کی تربیت و پرورش کے لئے تھا جیسا کہ حدیث میں ہے:

ثم حُبّب الخلاء وکان یخلو بغار	پھر آپ کو تنہائی سے رغبت ہوئی اور غارِ
حراء فیتحنّث فیہ وھو التعبّد	حراء میں تنہا رہنے لگے جہاں آپ کئی کئی دن
اللیالی ذوات العدد قبل ان	کا توشہ لے جا کر قیام کرتے اور راتوں رات
ینزع الی اھلہ ویتزود لذلک	عبادت کرتے تھے پھر جب توشہ ختم ہو جاتا
ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود	تو حضرت خدیجہؓ کے پاس آ کر پھر کئی دن کا
لمثلھا حتّٰی جاءہ الحق لہ	توشہ لے جاتے یہاں تک "حق" آ گیا۔

لہ بخاری ج ۱ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ۔

دراصل قدرت کی نظر میں ظہورِ نبوّت کے لئے تخمِ نبوّت کی تربیت و پرورش کا ایک معیار و پیمانہ مقرر تھا۔ جس تک رسائی مختلف مرحلات سے گذرے بغیر نہ ہو سکتی تھی جیسا کہ قرآنِ حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مختلف مرحلات ذکر کرنے بعد ہے ۔

ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی وَاصْطَنَعْتُکَ	پھر اے موسیٰؑ تم ایک مقررہ اندازہ پر پورے
لِنَفْسِیْ (طٰہٰ رکوع ۲)	اتر آئے اور ہم نے تمہیں اپنے لئے منتخب کر لیا۔

اور اسی معیار و پیمانہ پر پورا اُترنے کی بنا پر رسول اللہ (حضرت محمدؐ) کی قبل از نبوت زندگی کو بطور سند پیش کیا گیا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ ۔ (یونس رکوع ۲)	میں تم میں کافی عمر تک اس سے پہلے رہ چکا ہوں

تربیت کی یہ دونوں شکلیں علم و ادراک اور عملی کمال کی مناسبت سے تھیں ۔ کیونکہ "تخمِ نبوت" میں انھیں دونوں کی غیر معمولی صلاحیت پیوست تھی اور انھیں کے ذریعہ رسول اور نبی اپنی برتری اور ضرورت ثابت کرتے ہیں ۔ (باقی آئندہ)